سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

جمعرات،20۔اکتوبر2022

(یوم الخمیس،23۔ربیع الاوّل1444 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد41 : شمارہ 34

2099

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔اکتوبر2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ **ایک وزیر** سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ملتان کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2018-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ **ایک وزیر** سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2018-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ **ایک وزیر** پبلک سیکٹر کمپنیز پنجاب (ساؤتھ) کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2019-2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ **ایک وزیر** فیصل آباد کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنی کی سروس ڈیلوری پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال2020-2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ **ایک وزیر** ملتان ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ملتان کے حسابات پر فرانزک آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2019-2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2101

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعرات، 20-اکتوبر 2022

(یوم الخمیس، 23-ربیع الاوّل 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 23 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا
خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَا
إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا
بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورۃ المؤمنون (آیات نمبر 115 تا 118)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟ (115) تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان اس سے اونچی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کریم کا مالک ہے۔ (116) اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر کامیاب نہیں ہوں گے۔ (117) اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ (118)

وَمَا عَلَینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو
آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج در و دیوار نبی ﷺ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو
بارہ ربیع الاول کو وہ آیا در یتیم
ماہ نبوت مہر رسالت صاحب خلق عظیم نبی ﷺ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو
جبریل آئے جھولا جھولانے لوری دے ذیشان
سو جا سو جا رحمت عالم میں تیرے قربان نبی ﷺ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پہلے خلیل طاہر سندھو صاحب بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ آپ سے گزارش کرنی ہے کہ اس حد تک اخلاقی گراوٹ اور کثافت زدہ ماحول ہو گیا ہے کہ ایک ماہ پہلے ہم آپ کو Leader of Opposition کے notification کے لئے سارے دستخطوں کے ساتھ including پیپلز پارٹی، including راہ حق پارٹی اور اپوزیشن کی ساری پارٹیاں درخواست دے کر آئے تو آپ نے محترم سیکرٹری صاحب کو آرڈر بھی کر دیا تھا آج کے دن تک ایک ماہ ہو گیا ہے Leader of Opposition کا notification نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ کو آج ہی notification دیتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے اُس دن بھی یہی کہا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کو ابھی notification دیتے ہیں بات ختم ہو گئی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب پہلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! میں نے ایک اہم مسئلہ پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: جی، پہلے یہ ایک سوال ہو جائے پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ اب پہلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ اپنا سوال نمبر بولیں؟

سیدہ زہرا نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6582 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں الزائمرز مریضوں کی تعداد نیز سنٹرز آف ایکسی لینسی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***6582: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں الزائمرز کے مریضوں کا خیال رکھنے کے لئے سنٹرز آف ایکسی لینسی بنائے جائیں گے؟

(ب) کیا صوبہ بھر میں الزائمرز کے مریضوں کے لئے کوئی سنٹر آف ایکسی لینسی موجود ہے؟

(ج) یہ سنٹرز کن اضلاع میں کب بنائے جائیں گے؟

(د) حکومت نے ان سنٹر کی تعمیر کے لئے رواں مالی سال میں کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ہ) پنجاب میں کتنے افراد الزائمرز کی بیماری میں مبتلا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ بھر کے ٹیچنگ ہسپتالوں کے سکائٹری ڈیپارٹمنٹس میں الزائمر کے مریضوں کا علاج کیا جارہا ہے۔ اور یہ تمام ڈیپارٹمنٹس اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ مزید برآں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ(PIMH), لاہور میں ایک ڈیڈیکیٹڈ (dedicated) الزائمر سنٹر تعمیر کرنے کا منصوبہ موجودہ حکومت کی ہدایت کے مطابق شامل کیا گیا ہے

(ب) فی الوقت ایسا کوئی سنٹر موجود نہ ہے تاہم پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ(PIMH), لاہور میں ADP سکیم 23-2022 میں ڈیڈیکیٹڈ(dedicated) الزائمر سنٹر کا پی سی ون (PC-1) شامل کر دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں سب سے پہلا سنٹر آف ایکسی لینسی اے ڈی پی سکیم 23-2022 میں بطور ڈیڈیکیٹڈ الزائمر سنٹر کا پی سی ون شامل کر دیا گیا ہے۔ اور پہلی دفعہ Punjab Dementia Plan کو باقاعدہ شکل میں نافذ العمل کیا جا رہا ہے۔ اس پلان کا دائرہ کار باقی اضلاع تک بڑھایا جائے گا۔ Dementia پلان کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کی انتظامیہ نے چیف آرکیٹکٹ، گورنمنٹ آف دی پنجاب، کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ، لاہور کو ایک مراسلہ مورخہ 2022-10-11 کو جاری کیا ہے (ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) تاکہ منصوبہ ہذا کی ڈرائینگ مکمل ہو سکے اور کاسٹنگ کا عمل مکمل ہو سکے۔

(ہ) مذکورہ بالا Punjab Dementia Plan کے مطابق 2017 میں پاکستان میں 60 سال سے اوپر لوگوں میں الزائمر کی تعداد 12.5 Million ہے۔ اسی طرح 2019 میں ڈیمنیشیا کے مریضوں کی تعداد تقریباً 374060 تھی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میں نے ایک Alzheimer's Disease کے بارے میں سوال دیا تھا اس کا کافی detail میں مجھے ماشاءاللہ جواب دیا گیا ہے پنجاب کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی اس کے بارے میں بہت اچھی performance ہے لیکن میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ actually جو صحت مند افراد ہوتے ہیں وہی صحت مند معاشرے کے ضامن ہوتے ہیں اور جس difference کی طرف میں نے یہاں پر question کیا ہے یہ disease فوری طور پر نظر آنے والی نہیں ہے بلکہ یہ ذہنی طور پر معذوری کے باعث ہے ہمارے معاشرے میں ظاہری بیماریوں کی طرف پھر بھی کوئی توجہ کی جاتی ہے لیکن Alzheimer's Disease جیسی بیماری کی طرف لوگ متوجہ نہیں رہے ہیں اور جو رجوع کرنے والے افراد ہیں اس کی مجھے detail تو دی گئی ہے لیکن پھر بھی معاشرے کا رُجحان بہت کم ہے تو میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ ہم کیا طریقے کار اپنا سکتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں وہ افراد جو اس بیماری سے دوچار ہیں اُن کے گھر والے اور relatives بھی متوجہ نہیں ہیں کہ بیمار کو سمجھا جائے اور اُس

کی بیماری کے معالجے کی طرف توجہ کی جائے تاکہ ہم صحت مند معاشرے کی طرف جا سکیں اس کے لئے میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ ہم کون سے ایسے اقدامات کرسکتے ہیں، گورنمنٹ آف پنجاب کیا کر سکتی ہے کہ اس disease کو پہچانا جائے اور پھر لوگوں کو اس کے معالجے کی طرف متوجہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد! معزز ممبر Alzheimer's Disease کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ویسے تو اس کا بڑی detail میں جواب دیا گیا ہے various Dementias اور Alzheimer's Disease یہ naturally زیادہ تر بزرگوں میں دیکھا جاتا ہے young age اور Alzheimer's بڑی rare and genetic disorder ہے اس سلسلے کے اندر سارے جتنے Psychiatry Departments ہیں in collaboration with Neurology اُن کے اوپر کام کر رہے ہیں مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کو care کی ضرورت ہوتی ہے یہ اپنی یاداشت بھول چکے ہوتے ہیں اور گھر والوں پر بہت بوجھ پڑتا ہے physically تو as such کچھ بیماری نہیں ہوتی لیکن کیوں کہ وہ اپنی یاداشت کھوئے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے وہ گھر سے نکل جائے تو پھر اُن کو واپسی کا رستہ نہیں پتا چلتا تو یہ مسئلے مسائل ہیں ان کے لئے ہم نے کل Plan launch Punjab Dementia کیا ہے جس میں ہم نے بہت ساری efforts کی ہیں اور World Health Organization کے ساتھ مل کر Dementia Plan بنایا ہے خاص طور پر اُن ہی لوگوں کے لئے جو Dementia سے suffer کرتے ہیں Alzheimer is a variety of dementia اس کے لئے پورا مکمل طور پر پلان بنایا ہوا ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ اہم چیز تشخیص کرنا ہے کہ اگر آپ وقت کے ساتھ تشخیص کر لیں تو کم سے کم جو اُس کا downhill course ہوتا ہے آپ اُس کو کچھ دیر کے لئے delay کر سکتے ہیں اور moment at the پوری دنیا میں ابھی تک کوئی علاج نہیں ہے سوائے یہ کہ آپ treatment supplementary دیں اس میں اہم چیز یہ ہے کہ اس کی تشخیص کرنا جس کے لئے ہم clinics memory شروع کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ یاسمین راشد! آپ نے کیا بتایا کیا شروع کر رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! memory clinics شروع کر رہے ہیں جہاں آپ اپنا ٹیسٹ کروا کر دیکھ سکتے کہ اگر کوئی یاداشت میں کمی آ رہی ہے specially related to Alzheimer's Disease in dementia تو پہلے سے ہی کچھ حفاظتی اقدام اُٹھا لئے جائیں۔ اس کے علاوہ ہم پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے ساتھ ایک Day Care Center بنانے لگے ہیں جہاں care givers وہ لوگ جو dementia یا Alzheimer کے مریضوں کا خیال رکھتے ہیں اُن کی special training کریں گے کیوں کہ یہ لوگ manage تو گھر پر ہی ہوتے ہیں otherwise majority of them are managed at home by the family اور فیملی والے چھوڑتے بھی نہیں ہیں لیکن ہم نے کہا کہ Day CareCenters بنائیں گے جہاں وہ دن میں آیا کریں اور اُس وقت آپ respite دے دیتے ہیں care givers کو اور یہ center کا باقاعدہ پی سی ون بننا شروع ہو گیا اور یہ Punjab Dementia Plan کل launch بھی ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ جی، محترمہ! آپ نے جواب سن لیا ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! Thank you so much. I am satisfied from her reply.

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال نمبر 6594 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6604 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ایک بجے کے بعد ڈاکٹروں کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

***6604: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں خاص کر لاہور کے بڑے بڑے ہسپتال، سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال، میو ہسپتال، گنگارام ہسپتال L.G.H اور P.I.C میں ایک بجے دوپہر کے بعد ڈاکٹرز موجود نہیں ہوتے جبکہ سرکاری ٹائم 3 بجے تک ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر سینئر ڈاکٹرز ڈیوٹی پر برائے نام آتے ہیں اور حاضری لگانے کے بعد اپنے پرائیویٹ کلینک کے مریض چیک کرتے رہتے ہیں یا صرف اپنے پرائیویٹ کلینک پر آنے کا مشورہ دیتے ہیں وہاں ان سے بھاری فیسیں وصول کی جاتی ہیں؟

(ج) حکومت اس بابت سخت سے سخت ایکشن لینے اور چیکنگ کا نظام درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں مقررہ سرکاری اوقات کے دوران ڈاکٹرز مریضوں کو چیک کرنے کے پابند ہیں علاوہ ازیں اگر کوئی شکایت موصول ہو تو اُس کی تفتیش عمل میں لا کر محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب کے ہر ٹیچنگ ہسپتال میں ایمرجنسی، آؤٹ ڈور اور ان ڈور کے لئے باقاعدہ ڈیوٹی روسٹر بنتا ہے جس میں ڈاکٹرز کے نام اور ڈیوٹی کا وقت لکھا ہوتا ہے اور سب ڈاکٹرز بمعہ سینئر ڈاکٹرز اپنے مقررہ اوقات میں مریضوں کو چیک کرتے ہیں۔ مختلف شعبوں میں ہسپتال کی انتظامیہ کی جانب سے ڈائریکٹر حضرات تعینات ہیں جو ڈاکٹروں کی حاضری، مریضوں کو دی جانے والی سہولتوں کی نگرانی اور اُن کی شکایات کا ازالہ کرتے ہیں۔

(ج) حکومت ہسپتالوں میں حاضری کے بارے میں بہت سنجیدہ ہے اور متعلقہ ایڈمنسٹریشن کو اس کی باقاعدہ نگرانی کی سخت ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ مزید برآں موجودہ حکومت نے آتے ہی Key Performance Indicators (KPIs) پر کام شروع کر دیا تھا تاکہ ہسپتالوں میں تعینات تمام اہل کاروں کی استعدادِ کار اور حاضری کا بہتر انداز میں تجزیہ کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں نے تفصیلاً جواب پڑھا ہے ڈاکٹر صاحبہ نے بہت تفصیلاً جواب دیا ہے میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین اوران کی فیملی کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کی سہولت دینے سے متعلقہ تفصیلات

***6606: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین اوران کی فیملی کے لئے لازم کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں اپنے علاج معالجہ کروائیں تو پھر ان کو *Reimbursement* کی سہولت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ناکافی سہولیات، ادویات، آپریشن و دیگر Facility ناکافی ہیں مجبوراً سرکاری ملازمین پرائیویٹ / کلینک سے بھاری فیسیں ادا کر کے علاج کرواتے ہیں اور یہ رقم ان کو نہیں ملتی؟

(ج) کیا حکومت واپڈا، سوئی گیس اور دیگر نجی سرکاری اداروں کی طرح سرکاری ملازمین کو بھی پرائیوٹ ہسپتالوں / کلینک سے علاج کی سہولت مہیا کرنے کے لئے متعلقہ قانون / پالیسی میں ترمیم کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ Government Servant Medical Attendance Rules 1959 کے تحت صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں سرکاری ملازمین اور اُن کی فیملی کو دستیاب علاج کی سہولیات مفت مہیا کی جاتی ہیں اور اُن کو Reimbursement کی سہولت بھی میسر ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ سرکاری ہسپتالوں میں علاج کی تمام سہولیات موجود ہیں، تاہم اگر کسی قسم کے علاج کی سہولت موجود نہ ہو تو مریض کو پرائیویٹ ہسپتال میں Government Servant Medical Attendance Rules 1959 کی شق (b)(i) (1)6 کے تحت ریفر کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کو باقاعدہ طریقے سے ریفر کیا گیا ہو تو ایسے مریض کے اس علاج پر خرچ شدہ رقم مروجہ قانون کے مطابق Reimburse کر دی جاتی ہے۔

(ج) حکومتِ پنجاب نے جنوری 2022 میں صوبہ بھر کے شہریوں کے مفت علاج کے لئے یونیورسل ہیلتھ انشورنس پروگرام کے تحت قومی صحت کارڈ متعارف کروایا ہے۔ جس کے تحت تمام شہری بشمول سرکاری ملازمین کسی بھی Empaneled سرکاری یا پرائیویٹ ہسپتال سے اپنا اور اپنے خاندان کے لئے سالانہ 1,000,000 (دس لاکھ روپے) تک کا علاج کروا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! اس سوال کا بھی ڈاکٹر صاحبہ نے بڑا زبردست جواب تیار کیا ہے میں اس جواب سے مطمئن ہوں اور خاص طور پر جز (ج) میں جو 10 لاکھ روپے تک علاج کے لئے یونیورسل ہیلتھ انشورنس ہے جس کو سب ہسپتالوں والے مانتے ہیں۔ تو میرا سوال کرنے کا جواز ختم ہو جاتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6611 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں آپریشن تھیٹرز کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*6611: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں ان میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) اس میں کتنے کارڈیک سرجن اور کارڈیک فزیشن ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ مع تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس میں روزانہ کتنے operation کئے جاتے ہیں آپریشن کون کون سے سرجن کرتے ہیں یکم جنوری 2020 سے آج تک کتنے آپریشن کئے گئے ہیں تفصیل ماہانہ اور کارڈیک سرجن وار بتائیں؟

(د) کتنے آپریشن فری کئے گئے اور کتنے آپریشن on payment کئے گئے؟

(ہ) On payment آپریشن کن کن مریضوں کے کئے گئے اور کن کن کارڈیک سرجن نے کئے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد میں 05 آپریشن تھیٹرز موجود ہیں، عارضہ قلب کے مریضوں کے آپریشن کے لئے تمام مطلوبہ ضروری سہولیات موجود ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں 04 کارڈیک سرجن اور 17 کارڈیک فزیشن ہیں، جن کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) روزانہ اوسطاً 04 سے 05 آپریشن کئے جاتے ہیں اور تمام سرجن آپریشن کرتے ہیں۔ ماہانہ کارڈیک سرجری کی سرجن وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یکم جولائی 2021 سے 30 ستمبر 2022 تک کُل 1508 آپریشن کئے گئے ہیں، جن کی تفصیل درجِ ذیل ہیں:۔

(1) صحت سہولت کارڈ سے فروری 2022 سے اب تک 595 آپریشن کئے گئے۔

(2) Payment کے تحت 231 آپریشن کئے گئے۔

(3) مفت کئے گئے آپریشن کی تعداد 682 ہے۔

(4) صحت سہولت کارڈ کے ذریعے کی گئی انجیو گرافی کی تعداد 6142 ہے۔ مفت کی گئی انجیو گرافی کی تعداد 5161 ہے جبکہ Payment کے تحت کی گئی انجیو گرافی کی تعداد 1406 ہے

(6) صحت سہولت کارڈ کے ذریعے دل کے اسٹنٹ (انجیو پلاسٹی) 1794 ڈالے گئے۔ مفت 1652 اسٹنٹ ڈالے گئے جبکہ Payment کے تحت دل کے اسٹنٹ 340 ڈالے گئے۔

(ہ) جن مریضوں کی On Payment کارڈیک سرجری کی گئی، ان کی تفصیل سرجن وار درجِ ذیل ہے:۔

ڈاکٹر شہباز احمد پروفیسر آف کارڈیک سرجری۔ 143 آپریشن

ڈاکٹر حسنین ظفر اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیک سرجری۔ 47 آپریشن

ڈاکٹر ضیغم رسول اسسٹنٹ پروفیسر پیڈز کارڈیک سرجری 33 آپریشن

ڈاکٹر محمد علی اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیک سرجری۔ 06 آپریشن

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں ان میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں تو اس کے مطابق جو تفصیل ہے وہ میں نے مانگی تھیں اس کے جواب میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سوال کا جز (الف) پڑھ رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، سوال کا جز (الف) ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد میں 05 آپریشن تھیٹرز موجود ہیں، عارضہ قلب کے مریضوں کے آپریشن کے لئے تمام مطلوبہ ضروری سہولیات موجود ہیں۔ اب میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ان 05 آپریشن تھیٹروں میں گزشتہ سال کتنے آپریشن ہوئے ہیں کیا یہ پانچوں آپریشن تھیٹرز working حالات میں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے بہت detailجواب دیا ہے سوال کے اندر انہوں نے جو پوچھا تھا کتنے آپریشن تھیٹرز ہیں، کتنے کارڈیک سرجن اور کارڈیک فزیشن ہیں؟ تو04 کارڈیک سرجن اور 17 کارڈیک فزیشن ہیں اور یہ پوچھا تھا روزانہ کتنے آپریشن ہوتے ہیں۔ روزانہ اوسطاً04 سے 05 آپریشن کئے جاتے ہیں اور تمام سرجن آپریشن کرتے ہیں ماہانہ کارڈیک سرجری کی جتنی تفصیل ہے وہannexureساتھ لگایا ہوا ہے اس کے علاوہ معزز رکن نے پوچھا تھا کہ یکم جولائی 2021 سے 30۔ ستمبر 2022 تک on paymentکتنے آپریشن ہوئے ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ کل 1508 آپریشن کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اب تک صحت سہولت کارڈ پر595، paymentکے تحت 231اور مفت کئے گئے آپریشنز کی تعداد 682 ہے۔ صحت سہولت کارڈ کے ذریعے کئے گئے انجیو گرافی کی تعداد6142 ہے مفت کئے گئے انجیو گرافی کی تعداد 5161 ہے اورpaymentکے تحت1406 ہے۔ صحت سہولت کارڈ کے ذریعے 1754 stents ڈالے گئے ہیں مفت 1652 اور on payment 340 stentsڈالے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ معزز رکن نے پوچھا کہ کن ڈاکٹروں نے کون کونسے آپریشن کئے وہ ساری تفصیل بھی دے دی گئی ہے کہ پروفیسر آف کارڈیک سرجری ڈاکٹر شہباز احمد نے 143 آپریشن کئے، ڈاکٹر حسنین ظفر اسسٹنٹ پروفیسر نے 47، ڈاکٹر ضیغم نے 33 آپریشن کئے آپ نے پوچھا تھا کہ جو آپریشن on payment ہوئے ہیں وہ کن کن لوگوں نے operate کرایا ان کی تفصیل بھی دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال سےrelevantہی میرا ضمنی سوال ہے کہ یہاں پر کتنے کارڈیک سرجن اور کتنے کارڈیک فزیشن ہیں؟ در اصل جب میں نے FIC کاvisit کیا تو وہاں پر مجھے یہ پتا چلا کہ وہاں پر ڈاکٹرز کی تعداد منظور شدہ آسامیوں کے مقابلے میں 50 فی صد کم ہے۔ پھر میں نے اسمبلی کے اندر میڈم صاحبہ سےrequest کی تھی جس پر32 ڈاکٹرز دیئے گئے لیکن وہ سارےMOsہیں ان کا آپریشن تھیٹر سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ پچھلے اجلاس میں بھی محترمہ

نے یہاں پر کھڑے ہو کر commitment کی تھی کہ ہم پنجاب پبلک سروس کمیشن کو لکھ رہے ہیں اور ڈاکٹرز آپ کے پاس پہنچ جائیں گے لیکن آج تک FIC فیصل آباد میں ڈاکٹر نہیں پہنچ سکے۔ میں نے اس لئے ان مطلوبہ ڈاکٹرز کی تعداد پوچھی تھی کہ کیا یہ ڈاکٹر ہسپتال میں علاج کرنے کے لئے کافی ہیں؟

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ specialized کا پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! نہیں، میں specific صرف FIC کے حوالے سے پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ایک ماہ پہلے میں FIC کا visit کر کے آئی ہوں I checked up all the theaters میں نے دوپہر دو اڑھائی بجے کے قریب بالکل ایک surprise visit کیا اور مجھے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ وہاں سارا عملہ موجود تھا اور کام ہو رہا تھا، میں نے رک کے مریضوں سے بھی پوچھا کہ کسی کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔ جہاں تک induction کا تعلق ہے میں آپ کو بتاتی چلوں کہ ہم نے اس وقت specialists کی 763 سیٹیں پبلک سروس کمیشن میں بھیجی ہوئی ہیں۔ میں جب واپس آئی ہوں تو میں نے خود جا کر چیئرمین پبلک سروس کمیشن سے بات کی ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے آپ مہربانی کر کے induction کریں، ان میں کارڈیک سرجنز اور کارڈیک فزیشنز بھی شامل ہیں۔ اب problem یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے پاس already ہی 1500 میڈیکل افسروں کی سیٹوں کی demand ہے جن میں 1000 male میڈیکل آفیسرز اور 500 female میڈیکل آفیسرز ہیں، ان کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں وقت لگے گا۔ تو میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے special permission لی ہے کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو already requisition بھیج دی ہے لیکن وہاں ابھی کچھ ٹائم لگے گا لہٰذا آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ان سیٹوں کے against adhoc appointments کر لیں لہٰذا یہ بھی شروع کر رہے ہیں۔ معزز رکن بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ 33 فی صد کمی ہے۔ جب ہم آئے تھے اس وقت ہر جگہ 50 فی صد کمی تھی اور ہم نے بڑی مشکلوں

سے یہ کمی پوری کی ہے۔ بھولنا نہیں چاہیئے کہ وقت کے ساتھ ساتھ لوگ ریٹائر ہوتے ہیں جس سے naturally اوپر کی سیٹیں خالی ہوتی ہیں۔ ڈاکٹرز کی پرموشنز delay ہوئی دس سال کوئی پرموشن نہیں ہوئی لیکن ہم نے آ کر پرموشنز شروع کیں اور ہمیشہ یاد رکھیئے کہ ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز کے اندر اگر کسی نے regular کام نہ کیا ہوا ہو تو اس کی پرموشن کا بھی مسئلہ بن جاتا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس ٹیچنگ فیکلٹی کے 63 ایسے ممبر ہیں جو ایڈہاک ازم کی وجہ سے suffer کر رہے ہیں اور ان کی پرموشن نہیں ہو رہی But we are trying to sort out this situation

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے جیسے محترمہ نے ابھی یہاں پر کھڑے ہو کر کہا اور میری ان سے بڑی تفصیل سے میٹنگ بھی ہوئی تھی، میرے ساتھ کچھ لوگ بھی آئے تھے میں ان کے چیمبر میں بھی گیا تھا اور ان سے بھی بات کروائی تھی۔ بات یہ ہے کہ FIC کا separate issue ہے اور سپیشلائزڈ کا separate ہے۔ میں سمجھانا یہ چاہ رہا ہوں کہ FIC فیصل آباد میں سرگودھا سے مریض آتے ہیں، جھنگ سے آتے ہیں، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے آتے ہیں، چنیوٹ سے آتے ہیں، جڑانوالہ سے آتے ہیں اور تاندلیانوالہ سے بھی آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ FIC پر بہت زیادہ burden ہے۔ ایک بیڈ ڈھونڈنے کے لئے ہمیں سفارشیں کرنا پڑتی ہیں، وہاں پر بہت problem ہے اور ڈاکٹرز کی کمی ہے۔ منسٹر صاحبہ سے میری صرف یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے خدا کے لئے فیصل آباد کے لئے، فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے لئے کوئی خصوصی توجہ چاہیئے کہ وہاں پر جو سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں انہیں fill کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جو سیٹیں خالی پڑی ہیں انہیں fill کیا جائے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ہمیں یہ بات کرتے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں، مجھے میڈم صاحبہ کا بڑا احترام ہے ہم ان سے جا کر ملے ان کو سارے issues بتائے، انہوں نے ہم سے commitment کی تھی کہ انشاءاللہ جو پچھلا سال گزرا ہے اس کے اندر ہم پرموشنز کر رہے ہیں اس کے بعد آپ کی سیٹیں fill کریں گے لیکن بدقسمتی کہ وہ سیٹیں ابھی تک fill نہیں ہو سکیں۔ اس میں میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے، میں ایک کروڑ کی آبادی کے شہر کو represent کرتا ہوں، فیصل آباد

ایک اہم شہر ہے اور وہاں پر آپریشن بھی ہو رہے ہیں اگر وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہوں گے تو پھر یہ سارا کیسے manage ہو گا۔ وہاں پر M&R کے پیسے نہیں لگ پا رہے، وہاں پر ٹائلیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں، جب میں نے وہاں visit کیا تو وہاں انتارش، انتارش کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ویسے تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ جو چار ماہ آپ کی حکومت رہی آپ کی جو کمیاں تھیں اس وقت پورا کروا لیتے لیکن صحت کے مسئلے میں کیا ہوا۔ ہم تو جب سے آئے ہیں صحت کے مسئلے میں کام کر رہے ہیں اور چار مہینے آپ کے پاس تھے آپ fast forward کروا دیتے لیکن آپ نے تو جو ہمارے کام تھے ان کو بھی back foot کر دیا اور آ کر ہمیں مصیبت پڑ گئی جیسے گنگا رام ہسپتال ہمیں جولائی میں ملنا تھا لیکن اسے اب جا کر لے رہے ہیں۔ باقی جہاں تک آپ کا تعلق ہے میں اس دن ہسپتال میں گئی تھی کوئی شک نہیں کہ وہاں جو بیڈ تھے ان میں تقریباً 80 to 90 percent occupied تھے۔ میں ان سے کہہ کر آئی ہوں کہ وہ PC-I for the extension of this hospital بنائیں اگلی دفعہ معزز رکن وہاں کے چیف ایگزیکٹو سے پوچھ کر آئیں کہ میں ان کو کیا instructions دے کر آئی ہوں وہ PC-I بنا کر ہمارے پاس بھیج رہے ہیں اور we will expand it and we will improve this situation.

جناب سپیکر: That's good. اگلا سوال نمبر 6644 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6645 بھی چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6654 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6686 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے ہسپتالوں میں Rape kits کی دستیابی، متبادل اور جنسی زیادتی کی صورت میں ٹیسٹوں سے متعلقہ تفصیلات

*6686: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے کتنے اور کن کن ہسپتالوں میں Rape kits دستیاب ہیں مکمل تفصیلات علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ب) ان Rape kits کی عدم دستیابی کی صورت میں کیا متبادل انتظام کیا جاتا ہے؟

(ج) خواتین سے جنسی زیادتی کی صورت میں کون کون سے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں نیز رپورٹ کتنی مدت میں تیار ہوتی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت (Two Finger Test (TFT ٹیسٹوں پر مکمل پابندی عائد کرنے اور اس پر عملدرآمد یقینی بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) PFSA کی طرف سے مہیا کردہ ریپ کٹس محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری کو تمام ہسپتالوں میں مہیا کرنے کے لئے دی گئی تھیں۔ تاہم ٹیچنگ ہسپتالوں کو یہ کٹس مہیا نہیں کی گئیں۔ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں یہ کٹس موجود ہیں جبکہ باقی ہسپتالوں میں متبادل طریقہ کار کے ذریعے ٹیسٹ عمل میں لایا جاتا ہے۔ محکمہ اس ضمن میں کٹس کی خریداری اور دستیابی کے لئے سرجن میڈیکو لیگل پنجاب کو ہدایات جاری کر چکا ہے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) (Rape Kits) کی عدم دستیابی کی صورت میں Culture & Sensitivity Test Tubes متبادل انتظام کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں۔

(ج) خواتین سے جنسی زیادتی کی صورت میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، Provisional رپورٹ فوراً جاری کر دی جاتی ہے، لیکن فائنل رپورٹ ان تمام ٹیسٹوں کی رپورٹس کے حصول کے بعد کی جاتی ہے۔

(i) Semen Detection (منی کا تجزیہ)

(ii) DNA Analysis (DNA کا تجزیہ)

(iii) Pregnancy Test (حمل کا ٹیسٹ)

(iv) Abdominal Pelvic Ultra Sound (الٹرا ساؤنڈ)

(v) Blood & Urine For Toxicology (خون اور پیشاپ کا معائنہ)

(vi) Hair & Nail Scrapings (if any) (ناخن اور بالوں کا معائنہ)

(vii) Clothes for Stains etc. (کپڑوں کا معائنہ)

(د) حکومت ٹو فنگر ٹیسٹ (Two Finger Test) پر مکمل پابندی عائد کر چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لہٰذا میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6766 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں بون میرو ٹرانسپلانٹ سنٹر قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6766: **سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا بہاولپور میں پاکستان کا پہلا بون میرو ٹرانسپلانٹ سنٹر قائم کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس منصوبہ کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ منصوبہ جس کا نام Up-gradation of Thalassemia Unit & Bone Marrow Transplant Centre at B.V. Hospital, Bahawalpur ہے، PDWP سے منظور ہو چکا ہے جس کا تخمینہ لاگت 1890.521 ملین روپے ہے۔ یہ سنٹر قائداعظم میڈیکل کالج کی حدود (نزد سپورٹس کمپلیکس) میں تعمیر ہو رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! اس منصوبہ کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے اور اس کی کل لاگت 1890.521 ملین روپے ہے۔ یہ منصوبہ 64 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس میں خون سے متعلق بیماریوں مثلاً تھیلیسیمیا، کینسر اور Aplastic انیمیاء وغیرہ کے مریضوں کی تشخیص وعلاج کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اسکی تعمیر کا کام 95 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے۔ جبکہ آلات، مشینری وغیرہ کا کام 29 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے۔ مالی سال 23-2022 میں اس سکیم کی full funding کی گئی ہے۔ جبکہ اس کے لئے سٹاف کی ٹریننگ کے لئے Karachi NIBD سے MOU کیا گیا ہے جس کے تحت ڈاکٹرز، نرسز و پیرامیڈیکس کی ٹریننگ ہونی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! I am satisfied with the answer. شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 6836 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں اس لئے ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6874 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6876 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6949 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7089 ڈاکٹر چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ لیکن محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسل ہیلتھ کیئر کوریج پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

***7134: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں 50 بلین روپوں پر مبنی Universal Health Care Coverage Program شروع کیا ہے اگر ہاں تو اس پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

حکومتِ پنجاب نے یکم جنوری 2022 سے 31۔مارچ 2022 کے دوران مرحلہ وار صوبہ پنجاب کے تمام مستقل رہائشی خاندانوں کے لئے یونیورسل ہیلتھ انشورنس پروگرام شروع کیا ہے۔ پنجاب حکومت نے 22-2021 میں یونیورسل ہیلتھ انشورنس کے لئے 60۔ ارب روپے جبکہ رواں مالی سال 23-2022 کے لئے 125۔ ارب روپے مختص کئے ہیں۔

اس پروگرام کے تحت اب تک 800 سے زائد نجی اور سرکاری ہسپتالوں کو منتخب (empaneled) کیا گیا ہے۔

پروگرام کی مزید تفصیلات درج ذیل ہیں:

کوئی بھی پنجاب کا مستقل رہائشی فرد (بشمول خاندان کا سربراہ یا کوئی فرد) 8500 پر اپنا شناختی کارڈ نمبر بذریعہ SMS بھیج کر خودکار جواب کے ذریعے صحت سہولت پروگرام کے لئے اپنی اہلیت معلوم کر سکتا ہے۔ صحت سہولت پروگرام میں شامل خاندان کو منتخب شدہ (empaneled) ہسپتال میں داخلے کی صورت میں مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہونگی؛

ہر خاندان کو 1,000,000 (دس لاکھ) روپے تک کا سالانہ مفت علاج۔
دوران علاج ہر قسم کی ادویات، ٹیسٹ اور آپریشن کی سہولیات مفت ہونگی۔
ہسپتال سے اخراج کے بعد پانچ دن کی مفت ادویات کی فراہمی۔
ہسپتال سے اخراج کے بعد ایک بار مفت معائنہ۔

صحت سہولت پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل بیماریوں کے علاج کی سہولت مہیا کی جاتی ہے؛

1۔ ثانوی علاج:

اس میں وہ تمام علاج شامل ہیں جن میں ہسپتال میں داخلہ ضروری ہو۔

#حمل وزچگی اور اس سے متعلق بیماریاں جن میں ہسپتال میں داخلہ ضروری ہو۔

#نارمل ڈلیوری(Normal Delivery) / سی سیکشن

#زچگی کی پیچیدگیاں

#بچے کی پیدائش کے بعد ایک معائنہ مفت ہو گا

ہسپتال سے اخراج کے بعد ایک بار معائنہ

2۔ ترجیحی علاج:

#امراض قلب

ذیابیطس سے متعلق پیچیدگیاں جن میں داخل ہونا ضروری ہو

#حادثاتی چوٹیں(زندگی بچانے کے علاوہ ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ، سڑک کا حادثہ، جلنے کا علاج)

#اعضاء(دل، جگر، گردے، پھیپھڑے) کے ناکارہ ہونے کی صورت میں علاج

#دائمی بیماریوں کی پیچیدگی کا علاج، جیسا کہ(یرقان Hepatitis B، کالا یرقان (Hepatitis C

#سرطان کے امراض

#سائبر نائف ٹیکنالوجی کے ذریعے علاج

#ڈینگی کے مرض کا علاج

#گردوں کی بیماری کا علاج اور پیوند کاری

اعصابی نظام کی جراحی

تھیلیسیمیا

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کے کافی زیادہ پروگرام آتے رہتے ہیں اور انہوں نے کافی باخبر کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے میرے سوال کا اتنا مفصل جواب دیا ہے کہ مجھے اس میں مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں لہذا میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 7226 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جنرل ہسپتال میں کارڈیک مانیٹرز کی تعداد اور نئی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*7226: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور جنرل ہسپتال میں کل کتنے کارڈیک مانیٹرز (Monitors Cardiac) ہیں؟ کیا ان مانیٹرز کی تعداد ضرورت کے مطابق پوری ہے؟

(ب) کیا حکومت نئے کارڈیک مانیٹرز خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ان مانیٹرز کی خریداری عمل میں لائی جائے گی؟

(ج) کارڈیک مانیٹرز کی خریداری کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے مکمل تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور جنرل ہسپتال، لاہور میں کل 178 کارڈیک مانیٹرز ہیں جو فی الحال ضرورت کے مطابق پورے ہیں۔

(ب) فی الحال اس بابت کوئی پیش رفت نہ ہے۔

(ج) کارڈیک مانیٹرز کی خریداری پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 7529 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! سوال نمبر 7550 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ کلینکس اور ہسپتالوں میں زیادہ فیس چارج کرنے کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

***7550: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن (PHCC) کی جانب سے پرائیویٹ کلینکس اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں مریضوں سے حد سے زیادہ فیسز چارج کرنے کی پریکٹس کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں نیز مذکورہ ہسپتالوں اور پرائیویٹ کلینکس کو معیاری فیس چارج کرنے کے لئے کوئی ہدایات جاری کی جاتی ہیں یا نہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

پرائیویٹ ہسپتالوں میں مہیاء کردہ علاج اور سہولیات کی فیس / چارجز یکساں طور پر وضع نہیں کئے جا سکتے۔ تاہم متعدی بیماریوں اور Epidemics کی صورتحال میں عوام کے وسیع مفاد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کچھ ٹیسٹوں کی فیس متعین کی جاتی ہے۔ اسی بابت ڈینگی کے ٹیسٹ کے ریٹس سارے پرائیویٹ ہسپتالوں کے نمائندگان سے مکمل گفتگو کے بعد وضع کئے گئے۔ اس ضمن میں یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ تمام پرائیویٹ ہسپتال / علاج گاہیں اپنے وضع کردہ ریٹس نمایاں طریقے سے آویزاں کریں۔ پرائیویٹ ہسپتالوں سے علاج کروانے والے مریضان اپنی استطاعت کے مطابق ہسپتال کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرے سوال کا بہت تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے لہٰذا میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7730 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8287 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8542 بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8548 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ کیا محترمہ رابعہ نسیم فاروقی موجود ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آج کے ایجنڈے پر تقریباً 35 سوالات تھے۔ متعلقہ وزیر ایک پورا دن اپنے محکمہ کے افسران کے ساتھ بیٹھ کر ان سوالات کے جوابات تیار کرتے ہیں۔ یہ کتنی افسوسناک اور شرمندگی کی بات ہے کہ حزب اختلاف کے جن معزز ممبران نے یہ سوالات دیئے تھے وہ آج present نہیں ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ہاشم ڈوگر صاحب! محترمہ رابعہ نسیم فاروقی صاحبہ موجود ہیں۔ محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8693 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مریضوں کے لئے
مفت ادویات کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***8693: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے آؤٹ ڈور میں دل کے مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا کیا طریقہ کار ہے کیا مریضوں کو خود آکر ادویات لینا ہوتی ہیں یا ان کے گھر ڈاک کے ذریعے بھیجی جاتی ہیں؟

(ج) صوبہ کے کون سے دیگر شہروں میں دل کے ہسپتال موجود ہیں ان کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! ہسپتال ہٰذا کے آؤٹ ڈور میں دل کے مریضوں کو ایک مہینے کی مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ ہر ماہ تقریباً چالیس ہزار مریض ہسپتال ہٰذا سے مفت ادویات حاصل کرتے ہیں۔

(ب) ہسپتال کی مروجہ پالیسی کے تحت مریضوں کو ہسپتال آکر ادویات لینا ہوتی ہیں۔

(ج) صوبہ پنجاب کے جن جن شہروں میں دِل کے ہسپتال ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ چوہدری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان۔

2۔ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد۔

3۔ راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، راولپنڈی۔

4۔ چوہدری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد۔

5۔ کارڈیک سنٹر بہاولپور۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اگر یہاں پر کوئی ممبر جواب سے مطمئن نہیں ہے تو اس کو ضمنی سوال کرنے کا موقع دیا جائے۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ حزب اقتدار سے تعلق

رکھنے والے وہ معزز ممبران جن کے سوالات آج کے ایجنڈے پر ہیں انہوں نے تو یہ کہہ دیا ہے کہ ہم "جواب سے مطمئن ہیں" ان کے مطابق بہت زبردست کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ " کیا پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے آؤٹ ڈور میں دل کے مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟" اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ " جی ہاں، ہسپتال ہٰذا کے آؤٹ ڈور میں دل کے مریضوں کو ایک مہینے کی مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ ہر ماہ تقریباً چالیس ہزار مریض ہسپتال ہٰذا سے مفت ادویات حاصل کرتے ہیں"۔ میں اس جواب سے اس لئے مطمئن نہیں ہوں کہ پچھلے مہینے میں نے اپنے ورکرز میں سے پانچ ایسے مریضوں کو ہسپتال میں بھیجا جو کہ بہت ہی غریب ہیں۔ وہ ہسپتال میں گئے ہیں اور ان کا آپریشن ہوا ہے لیکن ان مریضوں کو مہنگی ادویات مہیا نہیں کی گئیں۔ میں ذاتی طور پر practically اس بات کی شاہد ہوں کہ میرے ان مریضوں کو ہسپتال کی طرف سے مہنگی ادویات مہیا نہیں کی گئیں۔ ان کا آپریشن ہونا تھا اور انہیں یہ کہا گیا کہ آپ پہلے مہنگی ادویات باہر سے خرید کر لائیں تو پھر آپ کا آپریشن ہو گا۔ ہسپتال کی طرف سے صرف عام استعمال کی سستی ادویات مہیا کی جاتی ہیں جبکہ مہنگی ادویات مریض خود باہر سے خرید رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ایک غریب آدمی جس کا آپریشن ہوتا ہے اسے صرف سستی ادویات ہسپتال کی طرف سے ملتی ہیں اور مہنگی ادویات کے حوالے سے اسے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ باہر سے خرید کر لائے یعنی during operation بھی غریب مریضوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ مہنگی ادویات باہر سے خرید کر لائیں تو ایسا کیوں ہے اور مریضوں کو مفت ادویات مہیا کرنے کے حوالے سے ان کی پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر! اسی طرح ایمرجنسی میں غریب مریضوں کو ہسپتال کی طرف سے ادویات مہیا نہیں کی جا رہیں۔ میں خود ایک مریض کو لے کر ایمرجنسی میں گئی تھی۔ اس مریض کو کہا گیا کہ آپ یہ ادویات بازار سے خرید کر لائیں اور جب تک آپ یہ ادویات نہیں لائیں گے تو اس وقت

تک آپ کی treatment شروع نہیں کی جائے گی۔ مجھے بتایا جائے کہ ایمرجنسی میں مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کی پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ رابعہ نسیم فاروقی نے ایمرجنسی کے حوالے سے سوال نہیں کیا بلکہ انہوں نے صرف outdoor کے بارے میں سوال کیا ہے۔ اگر محترمہ ایمرجنسی میں مفت ادویات کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتی ہیں تو اس کے لئے یہ fresh question دے دیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر محترمہ رابعہ نسیم فاروقی نے پوچھا ہے کہ کیا پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کے outdoor میں جو مریض آتے ہیں ان کو مفت ادویات مل رہی ہیں یا نہیں؟ ہم نے اس کا جواب دیا ہے کہ بالکل outdoor میں آنے والے مریضوں کو مفت ادویات مل رہی ہیں البتہ ہسپتال کی مروجہ پالیسی کے تحت مریضوں کو ہسپتال آکر ادویات لینا ہوتی ہیں۔ یہ پالیسی ہم نے نہیں بنائی بلکہ ان کے دور حکومت میں یہ پالیسی بنائی گئی تھی۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مریض خود ہسپتال میں آکر اپنی ادویات لے کر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ صوبہ کے کون سے دیگر شہروں میں دل کے ہسپتال موجود ہیں ان کی تفصیل بیان کی جائے۔ اس کا تفصیلی جواب دے دیا گیا ہے کہ صوبہ میں اس وقت دل کے پانچ ہسپتال موجود ہیں۔ ان میں سے چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد بھی شامل ہے۔ یہ وہ ہسپتال ہے جو کہ انہوں نے functional نہیں ہونے دیا تھا اور اب ہم نے اس کو functional کر دیا ہے۔ الحمدللہ اب اس ہسپتال میں ایک مہینے میں 100 کے قریب bypass surgeries ہو رہی ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اسی مہینے کے آخر میں ڈیرہ غازی خان میں بھی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کام کرنا شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر! آج سے پہلے مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے حوالے سے کچھ مسائل درپیش تھے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ The procurement of medicines was being intentionally delayed by the administration. مالی سال شروع ہونے کے بعد ہسپتال کی

انتظامیہ کی طرف سے ادویات کی procurement کے لئے ٹینڈر جاری کرنے اور ادویات کی فراہمی کا order جاری کرنے میں تاخیر کی جاتی تھی جس کی وجہ سے یہ ادویات فروری کے مہینے میں پہنچتی تھیں۔ہم نے اس سال تمام Teaching Hospitals کے لئے ایک uniformed policy بنائی ہے کہ ساری ادویات کی procurement فروری کے مہینے سے شروع کی جائے۔الحمدللہ اس وقت تمام ہسپتالوں میں ادویات supply ہو رہی ہیں۔تمام ادویات کی فراہمی کے لئے orders issue ہو گئے ہیں اور procurement مکمل ہو رہی ہے۔جب procurement مکمل ہو جاتی ہے تو پھر مریضوں کو ادویات کی فراہمی کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوتا۔دراصل gap period میں L.P اور ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات میں گڑبڑ کی جاتی تھی کیونکہ disposals بھی اس میں خریدے جاتے تھے۔اس چیز کو ختم کرنے کے لئے ہم نے procurement کا ایک باقاعدہ procedure adopt کیا ہے۔We moved forward. We are trying our level best to control. ہماری ہر طرح سے کوشش ہوتی ہے کہ مریضوں کو مکمل طور پر ادویات ملیں۔

جناب سپیکر!الحمدللہ صحت انصاف کارڈ کے ذریعے بہت زیادہ مریضوں کو علاج کی سہولتیں میسر آ رہی ہیں۔مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مریم صفدر صاحبہ اس صحت انصاف کارڈ کو بند کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔اس صحت انصاف کارڈ کا لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔آج کے دن تک تقریباً 23 لاکھ لوگ اس کارڈ سے مستفید ہو چکے ہیں جس میں 80 ہزار کے قریب لوگوں کے دل کے آپریشن ہوئے ہیں۔آپ فکر نہ کریں۔ It is one of the most revolutionary programs of Pakistan. Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، میڈم!یہ تو بالکل آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر!میرا خیال ہے کہ آپ بھی میڈم کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔مجھے لگتا ہے کہ میڈم یاسمین راشد صاحبہ بہت جلدی زِچ ہو جاتی ہے اور انہوں نے فوراً مریم نواز صاحبہ کا نام لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!ایسا نہیں ہے۔میں نے کوئی اور بات نہیں کی بلکہ میں نے تو صرف صحت کارڈ کے حوالے سے بات کی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جب آپ کو کسی کام پر عبور ہوتا ہے تو پھر اتنی جلدی زِچ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر میں نے ایمر جنسی کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ لیا ہے تو آپ کو فوراً اس کا جواب دینا چاہئے کیونکہ آپ کو اپنے کام پر عبور حاصل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو اپنے صحت کارڈ کو promote کرنے کی پڑی ہوئی ہے اور آپ کے دماغوں سے مریم بی بی کا خیال جاتا کیوں نہیں ؟میو ہسپتال میں کیڑے بچوں کی جانیں لے رہے ہیں اور نشتر ہسپتال میں لاشوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے جبکہ ڈاکٹر یاسمین راشد کے ذہن سے مریم بی بی کا خیال نہیں نکلتا۔ (قطع کلامیاں، شور و غل)

جناب سپیکر: مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔ Order please. Order in the House. مریم بی بی کا نام کوئی بھی نہیں لے رہا۔ محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے خیال میں ان کو اتنا ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اس لئے اُن کا ذکر کیا کہ آپ کو پتا ہے کہ صحت کارڈ کے بارے میں audio leak آئی تھی مجھے اُس سے بڑی تکلیف ہوئی تھی اُس کی وجہ یہ تھی کہ مریضوں کی بات ہو رہی ہے اور کیا کارڈ سے پتا چلتا جاتا ہے کہ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا مریض ہے یا یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا مریض ہے یا یہ مریض پاکستان تحریک انصاف کا مریض ہے؟ ہم تو سب مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ ہم نے تو یہ بھی offer کیا کہ میاں محمد نواز شریف صاحب پاکستان آ کر اپنا صحت کارڈ استعمال کریں اسی کارڈ سے اُن کا بھی علاج کریں گے لیکن وہ پہلے پاکستان آ تو جائیں نا! اس لئے میرے خیال میں اس پر اتنا بُرا ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو یہ بات کر رہے ہیں کہ اس وقت عوام کو سہولت مل رہی ہے اور آپ اس سہولت کو مت روکیئے کیونکہ اگر آپ اس سہولت کو روکیں گے تو اُس کا نقصان ہونا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس صحت کارڈ کو بالکل بھی نہیں رُکنا چاہئے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ audio leak کا جواب بھی دیں کیونکہ انہوں نے audio leak کی بات شروع کی۔ ہم نے کوئی سیاسی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا ہیلتھ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران
حزب اختلاف کا ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی)

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محترمہ مریم نواز کا بھی ہیلتھ کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جتنا مرضی شور مچالیں۔ یہ ایک دفعہ تو بتادیں کہ ہم نے ان کے لیڈر کا جو علاج کیا، وہ ٹھیک کیا تھا نا؟ ان کے لیڈر کی طبیعت ٹھیک کر کے یہاں سے بھیجا تھا وہ علیٰحدہ بات ہے کہ انگلینڈ میں اُن کا علاج ٹھیک نہیں ہوا تو وہ واپس نہیں آ سکے۔ ہم نے تو اُن کی طبیعت ٹھیک کر کے یہاں سے بھیجا تھا اور ہم کوئی غلط بات نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ان کا یہ کہنا ہے یہ audio leak definitely ہے کیونکہ میرے پاس written proof بھی ہیں کہ ان لوگوں نے فیڈرل گورنمنٹ سے move کیا کہ صحت کارڈ سب کو نہیں ملنے چاہئیں اور میرا خیال ہے They must understand. This is universal health coverage and they are following the agenda. Thank you, sir.

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کا
ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال کا رقبہ، بیڈز، وارڈز اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6594: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کتنے وارڈ، بیڈز اور رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ، گریڈ کی خالی ہیں تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کتنے Operation تھیٹر کس کس وارڈ میں ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں روزانہ کتنے Operation علیٰحدہ علیٰحدہ کئے جاتے ہیں؟

(ہ) ہڈی وارڈ کے لئے کتنے Operation تھیٹرز ہیں؟

(و) ان آپریشن تھیٹر میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور مریضوں کا کتنی مدت میں آپریشن کیا جاتا ہے؟

(ز) ان آپریشن تھیٹر کے مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں خاص کر ادویات کے اخراجات بتائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں فی الوقت 31 وارڈز اور 1565 بیڈز ہیں جن میں 45 بیڈز مختلف آپریشن تھیٹروں کے پوسٹ آپریٹو ریکوری روم کے بیڈز بھی شامل ہیں، مزید برآں الائیڈ ہسپتال کا رقبہ تقریباً 1772148 مربع فِٹ یعنی تقریباً 40 ایکڑ ہے، تفصیل کی کاپی (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) الائیڈ ہسپتال میں مختلف عہدہ جات کی گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیلات علیٰحدہ علیٰحدہ فہرست (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مختلف 76 خالی اسامیوں کو بذریعہ ایڈہاک بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار جاری کیا ہے جس کی آخری تاریخ مورخہ 2022-10-26 ہے۔ جس کی تفصیل ضمیمہ ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ درخواستوں کی چھان بین کے بعد حکومت پنجاب کی Recruitment Policy-2022 کے عین مطابق خالی اسامیوں کو صاف اور شفاف طریقے سے خالصتاً میرٹ کی بنیادوں پر پُر کیا جائے گا۔

(ج) الائیڈ ہسپتال میں کُل 42 آپریشن تھیٹر ہیں جن میں 51 آپریشن ٹیبل ہیں جن پر سرجری کا کام ہو رہا ہے مزید برآں برن سنٹر / وارڈ سے ملحق 6 آپریشن تھیٹرز اور سر

جیکل ایمر جنسی وارڈ سے ملحق 6 آپریشن تھیٹرز ہیں جبکہ سرجیکل ڈیپارٹمنٹ کے مختلف شعبہ جات کے لئے بقیہ تمام (22) آپریشن تھیٹرز دو مختلف مشترکہ بلاکس کی صورت میں تعمیر شدہ ہیں۔ ان کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) الائیڈ ہسپتال میں روزانہ کی بنیاد پر مختلف آپریشن تھیٹرز میں اوسط تقریباً 268 آپریشن کئے جاتے ہیں، جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(1) شعبہ جنرل سرجری بشمول ایمر جنسی کیسز 96 آپریشنز (2) شعبہ گائنی سرجری بشمول ایمر جنسی کیسز 39 آپریشنز

(3) شعبہ ENT سرجری بشمول ایمر جنسی کیسز 21. آپریشنز (4) شعبہ آرتھو سرجری بشمول ایمر جنسی 42 آپریشنز

(5) شعبہ یورالوجی سرجری کیسز 14 آپریشنز (6) شعبہ برن سنٹر کیسز 12 آپریشنز

(7) شعبہ نیورو سرجری بشمول ایمر جنسی کیسز 11 آپریشنز (8) شعبہ پیڈز سرجری بشمول ایمر جنسی کیسز 12 آپریشنز

(9) شعبہ آئی سرجری بشمول ایمر جنسی کیسز 21 آپریشنز

(ہ) الائیڈ ہسپتال میں ہڈی وارڈ کے لئے کُل 4 آپریشن تھیٹرز ہیں جن میں سے 3 مین آپریشن تھیٹرز بلاک میں ہیں جبکہ 01 آپریشن تھیٹر سرجیکل ایمر جنسی وارڈ میں مختص ہے۔

(و) الائیڈ ہسپتال میں سرجیکل ڈیپارٹمنٹ کے مختلف شعبہ جات کے لئے مختص کردہ تمام آپریشن تھیٹرز میں شعبہ بیہوشی اور شعبہ سرجری سے متعلق تمام مطلوبہ مشینری اور آلاتِ جراحی فراہم شدہ ہیں جن کی مدد سے متعلقہ شعبہ جات میں مریضوں کے آپریشن کئے جا رہے ہیں مزید برآں سرجری کے مختلف شعبہ جات کے متعلق مریضوں کے مختلف نوعیت کے آپریشنز کا دورانیہ مُدت مختلف ہوتا ہے۔

(ز) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں نان ڈویلپمنٹ بجٹ (Non Development Budget) کی مد میں سال 20-2019 میں کل رقم 3,793,112,370 اور سال 21-2020 میں کل رقم 3,962,531,200 مختص کی ان ہسپتال کے تمام ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات بشمول سرجیکل ڈیپارٹمنٹ کے مختلف شعبہ جات کے متعدد

آپریشن تھیٹرز میں مریضوں کے کئے جانے والے آپریشنز پر ادویات کی مد میں تمام اخراجات اسی نان ڈیلپمنٹ بجٹ سے پورے کئے جاتے ہیں اس کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں ایکسرے مشین سے متعلقہ تفصیلات

*6644: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی ایکسرے مشین کس کس وارڈ اور لیبز میں نصب ہیں۔ کتنی ایکسرے مشین بغیر تنصیب کے ڈبوں میں بند پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) یہ ایکسرے مشین کب کن کن فرموں سے خرید کی گئی ہیں۔ کتنی مالیت میں خرید کی گئی ہیں۔ان کی خرید کے لئے کس کس اخبار میں کب اشتہار دیا گیا تھااور کن کن ملازمین کی نگرانی میں خرید کی گئی ہیں؟

(ج) ان ایکسرے مشینوں کی گارنٹی کتنی کتنی تھی اور ان کے مرمت وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) ان ایکسرے مشینوں کو چلانے کے لئے کون کون سے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ کے تعینات ہیں۔ان کی تعلیمی قابلیت بھی بتائیں؟

(ہ) جو مشینری ڈبوں میں بند پڑی ہوئی ہیں ان کو نصب نہ کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) :

(الف) سروسز ہسپتال، لاہور میں ایکسرے مشینوں کی تعداد 18 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i)	ایمرجنسی	03۔
(ii)	نیو آؤٹ ڈور	04
(iii)	ریڈیالوجی ٹاور	05
(iv)	میڈیکل آئی سی یو	02

جبکہ کورونا آئی سی یو، مین ایکسرے، ہڈی وارڈ اور سرجیکل آئی سی یو میں ایک ایک مشین نصب ہے۔ مزید یہ کہ کوئی بھی ایکسرے مشین ڈبہ میں بند نہ ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں جن فرموں سے مشینیں خریدی گئیں ان کی مالیت، خرید کا سال جس اخبار میں اشتہار دیا گیا اور جن ملازمین کی زیر نگرانی خریدی گئیں اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ایکسرے مشینوں کی گارنٹی کی تفصیل اور ان کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ایکسرے مشینوں کو چلانے کے لئے ریڈیو گرافر موجود ہیں جن کی تعلیمی قابلیت گورنمنٹ رولز کے مطابق میٹرک کے بعد پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے ایکسرے ٹیکنیشن کا ڈپلومہ ہے۔ ان ملازمین کی مکمل تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی بھی مشین ڈبہ میں بند نہیں پڑی، تمام مشینوں کو نصب کر دیا گیا ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں وٹامن "ڈی" اور "ای" ٹیسٹوں سے متعلقہ تفصیلات

***6645: چودھری اختر علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2020 سے آج تک سروسز ہسپتال لاہور کی لیبز میں وٹامن "ڈی" اور "ای" کے کتنے ٹیسٹ کئے گئے ہیں جن جن افراد کے ٹیسٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، ولدیت اور پتا جات بتائیں؟

(ب) وٹامن "ڈی" اور "ای" کے ٹیسٹ کے لئے کون کونسی مشینری، ادویات اور کیمیکل کی ضرورت ہوتی ہے یہ کتنی مقدار میں اس عرصہ کے دوران کیا گیا تھا؟

(ج) یہ ٹیسٹ کون کونسی مشینری پر کیا گیا اور کن کن ملازمین نے کیا۔ ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیم مع ٹیکنیکل Skill کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) وٹامن "ڈی" اور "ای" کا ٹیسٹ کتنے دنوں میں کیا جاتا ہے اور اس کے لئے کس کا Sample لیا جاتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سروسز ہسپتال، لاہور میں یکم جنوری سے آج تک 1630 مریضوں کے وٹامن "ڈی" کے ٹیسٹ کئے گئے ہیں۔ وٹامن "ای" کا ٹیسٹ ہسپتال ہذا کی لیب میں نہیں ہوتا۔

(ب) وٹامن ڈی کا ٹیسٹ کیمسٹری انیلائزر Chemistry Analyzer مشین اور الائزہ کٹ کے ذریعے بھی ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ وٹامن ڈی کا ٹیسٹ کرنے کے لئے وٹامن ڈی کٹ (Varient) کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ج) یہ ٹیسٹ کیمسٹری انیلائزر پر کیا جاتا ہے، یہ ٹیسٹ کیمیکل پتھیالوجی سیکشن میں موجود لیب ٹیکنیشن اور ڈاکٹر آن ڈیوٹی کی نگرانی میں کئے جاتے ہیں۔ لیبارٹری ٹیکنیشن کے لئے تعلیمی قابلیت میٹرک سائنس کے بعد ایک سالہ ڈپلومہ لیبارٹری ٹیکنیشن پنجاب میڈیکل فیکلٹی اس کے علاوہ میڈیکل لیب ٹیکنالوجسٹ بھی موجود ہیں جن کی تعلیمی قابلیت ایف ایس سی کے بعد گریجوایشن اِن لیبارٹری ٹیکنالوجی ہے۔ پتھیالوجی کے ڈاکٹرز کی تعلیمی قابلیت ایم بی بی ایس کے بعد ایم فل / پی ایچ ڈی پتھالوجی ہے۔

(د) وٹامن" ڈی" کے ٹیسٹ کیلئے متعلقہ مریض کے خون کا نمونہ حاصل کیا جاتا ہے اور وٹامن" ڈی" کے ٹیسٹ کا رزلٹ تقریباً تین دن میں آجاتا ہے۔

دی پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام، بجٹ، دفاتر حمید لطیف ہسپتال کے خلاف موصولہ درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

*6654: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) دی پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کب بنایا گیا تھا اس کے قیام کے اغراض و مقاصد بتائیں؟

(ب) اس کا مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کا بجٹ مدوار بتائیں نیز ان کو فنڈ کہاں سے ملتا ہے؟

(ج) اس کے دفاتر کس کس شہر میں ہیں اس کے لاہور میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کس عہدہ و گریڈ میں کام کررہے ہیں ان کے نام وولدیت، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں یہ کس اتھارٹی نے کب بھرتی کئے تھے؟

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو کتنی شکایات 2019 اور 2020 میں موصول ہوئی تھیں ان پر کیا ایکشن لیا گیا ہے کن کن افراد نے درخواستیں دی ہیں؟

(ہ) حمید لطیف ہسپتال لاہور کے خلاف کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں کس کس ڈاکٹرز کے خلاف موصول ہوئی ہیں ان پر کیا ایکشن لیا گیا ہے کن کن افراد نے درخواستیں دی ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں پر مریض کو پیسے بٹورنے کی خاطر کووڈ19 کا مریض شو کر کے کورونا وارڈ میں رکھا جا رہا ہے اوران سے ڈیلی دو سے تین لاکھ روپے وصول کئے جا رہے ہیں اس بابت اس ہسپتال کی تحقیقات حکومت کروائے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت قائم کیا گیا، ایک خود مختار ادارہ ہے جس کا مقصد صوبہ کے عوام کو صحت کی معیاری سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ مزید بر آں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 معزز ممبر کی اطلاع کے لئے کاپی دستاویزات (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے سنگل لائن بجٹ دیا جاتا ہے جو کہ سال 20-2019 میں 625 ملین تھا اور سال 21-2020 میں بھی 625 ملین ہی منظور کیا گیا ہے۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن مین ہیڈ آفس لاہور گارڈن ٹاؤن میں واقع ہے جبکہ اس کے دو ریجنل آفسز ملتان اور راولپنڈی میں کام کر رہے ہیں ادارہ میں ٹوٹل 212 ملازمین مختلف پوسٹس پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیلات (نام وولدیت، پتاجات اور تعلیمی قابلیت) (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ کمیشن میں کسی بھی قسم کی بھرتی کا اختیار پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے سیکشن 4 (M) کے تحت بورڈ آف کمیشنر کے پاس ہے جو ملازمین کو ٹیسٹ وانٹرویوز کے کٹھن مراحل سے گزار کر کنٹریکٹ پر بھرتی کرتے ہیں۔

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن میں سال 2019اور 2020میں572 شکایات درج ہوئیں۔ یہ شکایات مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں جن میں سے 12شکایات Prime Minister Citizen Portal سے 5 شکایات معزز Supreme Court of Pakistan سے ، 34شکایات Chief Minister Complaint Cell سے، 429شکایات براہ راست شکایت کنندہ سے ، 90شکایات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئرڈیپارٹمنٹ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے ، 01 شکایت معزز عدالت لاہور ہائی کورٹ، لاہور سے اور ایک شکایت وفاقی محتسب پنجاب سے موصول ہوئی ہیں۔ 67 شکایات کے فیصلہ جات بورڈ آف کمشنر نے کئے۔02شکایات عدالتِ عالیہ میں زیرِ سماعت ہیں۔ 36شکایات کی انکوائری رپورٹس تیار ہیں۔ 267شکایات عدم پیروی اور تصفیہ کی وجہ سے داخل دفتر کی گئی ہیں۔190 شکایات زیرِ سماعت ہیں۔

(ہ) حمید لطیف ہسپتال لاہور کے خلاف کُل 15 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 11 شکایات براہِ راست شکایت کنندہ، 03 شکایات ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، 01 شکایت چیف منسٹر شکایت سیل سے موصول ہوئیں، جو کہ مندرجہ ذیل ڈاکٹرز صاحبان، پروفیسر ڈاکٹر فرخ زمان، ڈاکٹر عائشہ احمد، ڈاکٹر آصف بشیر، ڈاکٹر حمیرا ہمایوں، ڈاکٹر تحسیب گلزار، ڈاکٹر احمد ندیم، ڈاکٹر خرم سعدت، ڈاکٹر محمد عرفان، ڈاکٹر تنویر، ڈاکٹر محمد شعیب، ڈاکٹر جاوید گردیزی، ڈاکٹر یوسف لطیف خان، ڈاکٹر آصف بشیر، ڈاکٹر اویس احمد، ڈاکٹر حبیب سلطان، ڈاکٹر خواجہ عظیم، ڈاکٹر راشد لطیف خان، ڈاکٹر سُنبل الطاف ہسپتال ایڈمنسٹریشن، ڈاکٹر راجہ یاسر، ڈاکٹر سلمان، ڈاکٹر نفیس شیخ، ڈاکٹر نسیم شیخ کے خلاف آئی ہیں۔ 15 میں سے 4 شکایات عدم پیروی اور تصفیہ کی وجہ سے داخل دفتر کی گئیں، ایک شکایت عدالت عالیہ میں زیرِ سماعت ہے، 05 شکایات زیرِ سماعت اور 05 شکایات کا بورڈ آف کمشنر نے فیصلہ سُنا دیا ہے۔ جن کی تفصیل (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) کورونا کی تشخیص اور علاج کے اخراجات کی مد میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے ایک نوٹیفکیشن نمبرPHC/CEO/Covid/76اور نوٹیفکیشن نمبر PHC/CEO/2021/202 پنجاب کے تمام پرائیویٹ ہسپتالوں کو جاری کیا تھا، جس میں فروری 2020تک کے مقرر کردہ نرخ(چارجز) منجمد کر دیئے گئے تھے مزید یہ کہ نوٹیفکیشن کے مطابق تمام ہسپتالوں کو ہدایات جاری کی گئیں تھیں کہ طے شدہ نرخوں(چارجز) سے زیادہ کورونا مریضوں سے ہر گز نہ لئے جائیں اور یہ چارجز واضح طور پر ہسپتال اور ان کی ویب سائٹس پر اویزاں کئے جائے نوٹیفکیشن (ضمیمہ د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاحال کورونا کی تشخیص اور علاج کے چارجز کے حوالے سے کوئی شکایت حمید لطف ہسپتال کے خلاف موصول نہ ہوئی ہے، معزز ممبر کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر کوئی کورونا کے حوالے سے شکائت موصول ہوئی تو اس پر ضابطے کے مطابق فوری قانونی کارروائی کی جائے گی۔

رحیم یار خان شیخ زید ہسپتال میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی کی سہولت نیز پتہ کی پتھری کے ٹیسٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6836: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں کون کون سے ٹیسٹوں کی سہولت میسر ہے؟

(ب) کیا اس میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی سہولت موجود ہے اگر ہاں تو یہ سہولت کب سے فراہم کی جارہی ہے اور روزانہ کتنے مریضوں کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا ہسپتال ہذا میں پتہ کی پتھری کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے سال 20-2019 کے دوران کتنے مریضوں کے ٹیسٹ کئے گئے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں میسر ٹیسٹوں کی تفصیلات (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی کی سہولت موجود ہے۔ سی ٹی سکین کی سہولت سال 2007 سے فراہم کی جارہی ہے جبکہ ایم آر آئی کی سہولت سال 2011 سے فراہم کی جارہی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر 50-40 سی ٹی سکین اور 25- 20 ایم آر آئی کی جاتی ہیں۔

(ج) ہسپتال ہٰذا میں پتہ کی پتھری کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے اور سال 20-2019 کے دوران 34525 مریضوں کے الٹراساؤنڈ(Abdominal Ultrasonography) ٹیسٹ کئے گئے۔

لاہور: انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ میں سال 15-2014 میں غیر قانونی اور جعلی بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6874: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 کے دوران انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں بھرتیاں کی گئی ہیں اگر ہاں تو کن اسامیوں پر کی گئی ہیں اور اس کے قواعد وضوابط کیا تھے؟

(ب) کیا اس بھرتی کے لئے اشتہار دیا گیا تھا یا نہیں نیز اس بھرتی کے لئے کونسا افسر مجاز تھا اور اس کے لئے کمیٹی میں کون کون سے ملازمین شامل تھے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بھرتی کو انٹرنل آڈٹ ونگ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے جعلی قرار دیا تھا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ادارے میں بھرتی ہونے والے افراد کو فارغ کرنے اور ان سے وصول شدہ تنخواہ کی ریکوری کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 کے دوران انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ، لاہور میں کنٹریکٹ اپوائنٹمنٹ پالیسی 2004 کے تحت مندرجہ ذیل اسامیوں پر بھرتیاں کی گئی تھیں، جس کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسامیاں	تعداد
1۔	سٹینو گرافر	2
2۔	اسسٹنٹ	2
3۔	جونیئر کلرک	2
4۔	خلاصی	1
5۔	چوکیدار	1
6۔	لیب اٹینڈنٹ	1
7۔	سینیٹری ورکر	1

(ب) مندرجہ بالا اسامیوں کی بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار نہ دیا گیا تھا ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی ڈین آئی پی ایچ، ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن اور ڈپٹی سیکرٹری (جنرل) پر مشتمل تھی۔

(ج) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے آرڈر مورخہ 04 جنوری 2017 کے تحت مندرجہ بالا تقرریوں کی چھان بین انٹرنل اڈٹ ونگ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کروائی اور بعد ازاں سفارشات کی وصولی پر کیس محکمہ انٹی کرپشن کو بھجوا دیا ضمیمہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ انٹی کرپشن نے تحقیقات کے بعد ان اسامیوں پر بھرتیوں کو درست قرار دیا اور اس کیس میں انکوائری کو ڈراپ کا حکم دیا ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں مزید یہ عرض ہے کہ یہ کیس سینئر سپیشل جج انٹی کرپشن (بہادر علی خان) کی عدالت میں زیرِ سماعت رہا اور اس عدالت نے مورخہ 12 اپریل 2019 کے حکم کے تحت ان بھرتیوں کو درست قرار دیا تھا، جس کی کاپی ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نہیں، اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) کیونکہ یہ بھرتیوں کا کیس مورخہ 14-اپریل 2017 کو ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن (ESTT) کو تحقیقات کے لئے بھیجا گیا، جس کی کاپی، ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن نے ڈائریکٹر ریجن انٹی کرپشن کو مزید تحقیقات کے لئے کیس بھجوادیا ڈائریکٹر ریجن انٹی کرپشن نے تحقیقات کرنے کے بعد مورخہ 13-اکتوبر 2018 کو ان بھرتیوں کو قواعد و ضوابط کے تحت درست قرار دیا، مزید برآں ان بھرتیوں کے کیس کو سینئر سپیشل جج انٹی کرپشن کو ارسال کرنے کی سفارش کی، سینئر سپیشل جج انٹی کرپشن کا فیصلہ 12-اپریل 2019 کو سنایا گیا، اوران بھرتیوں کو درست قرار دیا۔

(ii) مزید برآں یہ کہ ان اسامیوں پر بھرتیوں کے کیس کو عدالتِ عظمٰی لاہور ہائی کورٹ، لاہور نے اپنی W.P نمبری 2019/39228 کے تحت ان تمام اسامیوں پر بھرتیوں کو قواعد وضوابط کے تحت درست قرار دیا، جس کی آڈٹ شیٹ کی کاپی ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: ہڑپہ سٹیشن کی حدود میں پرائیویٹ کلینکس کی تعداد عطائیوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***6876: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہڑپہ سٹیشن ضلع ساہیوال کی حدود میں کتنے پرائیویٹ کلینک کہاں کہاں چل رہے ہیں کیا یہ کلینک باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس علاقہ میں عطائیوں کی بھرمار ہے؟

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے افراد نے کتنی دفعہ اس علاقہ کا وزٹ کیا تھا ان تاریخوں سے مطلع کریں اور کتنے عطائیوں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(د) ان عطائیوں سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا اور کتنے عطائیوں کو سزا دی گ؟

(ہ) کیا محکمہ اس علاقہ کا دوبارہ وزٹ کرنے اور عطائیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہڑپہ سٹیشن ضلع ساہیوال میں کل 91علاج گاہیں کام کر رہی ہیں جن میں سے 66پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن سے رجسٹرڈ ہیں اور بقیہ کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے البتہ ہڑپہ سٹیشن ضلع ساہیوال کی حدود میں خال خال عطائیوں کی موجودگی نوٹس میں آئی ہے۔ جس کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ کی ٹیموں نے اب تک ضلع ساہیوال میں2480 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے ان میں سے 1005 عطائیوں کے اڈوں کو سربمہر کر دیا ہے، مزید برآں 811 عطائیوں نے اپنے کاروبار ترک کر دیے ہیں، ہڑپہ سٹیشن ضلع ساہیوال کی حدود میں کارروائی کرتے ہوئے 17 عطائیوں کے اڈووں کو سربمہر کیا ہے اور مزید کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(د) ضلع ساہیوال کے عطائیوں کے خلاف پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اب تک ایک کروڑ سے زائد جرمانہ کر چکا ہے۔

(ہ) اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی اور پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے مجاز افسران ریگولر وزٹ کرتے رہتے ہیں۔ اور حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور: ہیڈ نرسز کی پروموشن کے بعد ایل پی سی اجراء میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

***6949: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے مورخہ 7-دسمبر 2020 کو سرگنگارام لاہور کی ان چارج نرسز کو بطور ہیڈ نرسیں ترقیاں دیں جن کو 1997 میں بھرتی کیا گیا تھا ان کے نام و سکیل کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سر گنگارام ہسپتال لاہور میں تمام ہیڈ نرسز جن کی 7۔ دسمبر 2020 پر موشن کی گئی تھی ان کو ابھی تک ایم ایس گنگا رام کی طرف سے LPC سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام ہیڈ نرسز کی طرف سے بار بار درخواستیں دینے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی مذکورہ ہسپتال کا کلریکل اور دوسرا متعلقہ سٹاف بغیر پیسے کے کوئی کام نہیں کرتا اگر کسی کو بغیر پیسے کے LPC جاری کی بھی جائے تو وہ غلط جاری کی جاتی ؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام ترقی پانے والی ہیڈ نرس کو بی ایس 17 کی LPC جاری کروانے اور ذمہ داران افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) :

(الف) پروموشن کے بعد نرسز اور سکیل کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

1۔ناہید اختر دختر عبد المالک (BS-17)

2۔زاہدہ پروین دختر گلزار احمد (BS-17)

3۔عفت نذیر دختر نذیر احمد (BS-17)

(ب) تمام نرسز جن کی 07.12.2020 کو پروموشن کی گئی تھی، ان کی LPC جاری کر دی گئی ہیں جو (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ جن چارج نرسز کو جو LPC جاری کی گئی ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سیریل نمبر	نام	درخواست جمع کروانے کی ڈائری نمبر اور تاریخ	LPC کے اجراء کا نمبر اور تاریخ
01	ناہید اختر دختر عبد المالک	ڈائری نمبر۔230، تاریخ07.01.2021	ڈسپیچ نمبر۔18، تاریخ13.01.2021
02	زاہدہ پروین دختر گلزار احمد	ڈائری نمبر۔229 تاریخ۔07.01.2021	ڈسپیچ نمبر۔17، تاریخ۔13.01.2021
03	عفت نذیر دختر نذیر احمد	ڈائری نمبر7019۔ تاریخ09.06.2021	ڈسپیچ نمبر۔17، تاریخ۔16.06.2021

مذکورہ چارج نرسز میں سے دو چارج نرسز (ناہید اختر دختر عبد المالک، زاہدہ پروین دختر گلزار احمد) نے دوبارہ درخواستیں آفس کو مورخہ 02.03.2021 کو جمع کروائیں کہ ہماری ایل پی سی revise کی جائیں۔ درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد پتا چلا کہ ان چارج نرسز کا claim ٹھیک نہیں ہے لہذا انہیں آگاہ کیا گیا کہ آپ کو اجراء کردہ ایل پی سی بالکل درست ہے۔ لیکن عفت نذیر دختر

نذیر احمد نے درخواست مطلوبہ کاغذات کے ساتھ تاخیر کے ساتھ مورخہ 09.06.2021 کو آفس میں جمع کروائی اور ان کو ایل پی سی مورخہ 16.06.2021 کو جاری کر دی گئی۔

(د) تمام پروموشن پانے والی نرسز کی درخواستیں ذمہ داری کے ساتھ نمٹا دی گئیں اور ان کو تاخیر کے بغیر ایل پی سی جاری کر دی گئیں۔

بہاولنگر: میڈیکل کالج کی تعمیر و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*7089: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میڈیکل کالج بہاولنگر کی تعمیر تقریباً دس سال سے جاری ہے مگر مناسب فنڈز فراہم نہ کرنے کی وجہ سے یہ منصوبہ التواء کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی مین بلڈنگ اور ایک ہاسٹل کی تعمیر کے لئے ترمیم شدہ Estimate برائے منظوی حکومت کو متعلقہ افسران نے بھجوایا ہوا ہے۔

(ج) یہ Revised Estimate کہاں پر کب سے پڑا ہوا ہے اور اس کی منظوری میں کیا کیا رکاوٹیں حائل ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ترمیم شدہ Estimate کی منظوری جلد از جلد دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور فنڈز فراہم کرے گی تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ منصوبہ 27.08.2014 کو منظور ہوا تھا۔ جس کی مالیت 1726.798 ملین روپے تھی۔ اس منصوبے پر 628.249 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جس میں ریذیڈینسز، ڈاکٹرز ہاسٹل، بوائز ہاسٹلز، کار پارکنگ، باؤنڈری وال مکمل ہو چکے ہیں۔ روڈ ورک اور ارتھ ورک پر کام جاری ہے۔ میڈیکل کالج کی مین بلڈنگ اور گرلز ہاسٹلز پر کام ترمیم شدہ PC-I کی منظوری کے بعد شروع ہو گا۔ ترمیم شدہ PC-I جس کی لاگت 2670.463 ملین روپے ہے۔ جو کہ زیر غور ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ترمیم شدہPC-I جس کی لاگت2670.463ملین روپے ہے۔ مورخہ 20.01.2022کو محکمہP&D کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا تھا مگر اس پر P&Dنے کچھ اعتراضات لگائے ہیں۔ جس کو فی الفور دور کرکے دوبارہ نظر ثانی PC-I،P&Dمنظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ ترمیم شدہPC-I جس کی لاگت2670.463ملین روپے ہے۔ مورخہ 20.01.2022کو محکمہP&D کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا تھا مگر اس پر P&Dنے کچھ اعتراضات لگائے ہیں۔ جس کو فی الفور دور کرکے دوبارہ نظر ثانی PC-I،P&Dمنظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

(د) جی ہاں! یہ منصوبہ جلد از جلد منظور ہو جائے گا۔اس منصوبہ کے لئے مالی سال23-2022میں5 0 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ منصوبہ محکمہ کیPriority پر ہے اور منظور ہونے کے بعد فوری کام شروع کر دیا جائے گا۔

ڈائریکٹر جنرل پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی کے مستقل ڈی جی کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*7529: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ میں ڈی جی "پی ہوٹا" کی اسامی دو سال سے کیوں خالی ہے اس پر عارضی طور پر تعینات گریڈ 18 کے سینئر میڈیکل آفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر کے بارے میں آگاہ تفصیل سے کریں؟

(ب) جگر اور گردوں کی پیوند کاری کے لیے بنائی جانے والی پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی کا مستقل سربراہ نہ ہونے کے باعث مریضوں کو پہنچنے والے نقصان کا کون ذمہ دار ہے؟

(ج) پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی نے لاہور جنرل ہسپتال میں بعد از مرگ اعضاء کو محفوظ بنانے کا منصوبہ تشکیل دینا تھا اس منصوبے کا کیا بنا، تاخیر کا ذمہ دار کون ہے اور ذمہ داروں کا تعین کر کے انہیں سزا کیوں نہیں دی گئی؟

(د) قائم مقام ڈی جی "پی ہوٹا" نے فیصل آباد میں لاکھوں روپے تنخواہ پر 15 افراد کو بھرتی کیا جبکہ زمینی حقائق کے مطابق تاحال فیصل آباد میں پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی کا دفتر ہی موجود نہیں اس حوالے سے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سابق ڈائریکٹر جنرل پروفیسر ڈاکٹر فیصل مسعود کی اچانک وفات مورخہ 2019-08-16 کے بعد ڈائریکٹر جنرل کی اسامی خالی ہوئی۔ ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر کو سب سے سینئر ڈائریکٹر ہونے کی بناء پر ڈائریکٹر جنرل کا اضافی چارج دیا گیا۔ ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر محکمہ صحت حکومتِ پنجاب کے مستقل ملازم تھے۔ جو کہ کنٹریکٹ پر پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی میں بطور ڈائریکٹر ٹیکنیکل اکتوبر 2017 سے تعینات تھے۔ اس سے قبل بھی مستقل ڈی جی کی غیر موجودگی پر ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر ہی ڈی جی کے فرائض سر انجام دیتے تھے۔ اور 24 ستمبر 2022 کو اپنی مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ بعدازاں مانیٹرنگ اتھارٹی PHOTA کی سفارشات کی روشنی میں 20 دسمبر 2021 کو پروفیسر ڈاکٹر اسد اسلم خان کو بطور ڈائریکٹر جنرل پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی تعینات کر دیا گیا تھا۔ تعیناتی کے حوالے سے ایک اور امیدوار پروفیسر ڈاکٹر محمود ایاز نے عدالت سے رجوع کیا، جس پر پروفیسر ڈاکٹر اسد اسلم خان نے 03 جون 2022 کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ بعد ازاں عدالتی فیصلہ کی روشنی میں پروفیسر ڈاکٹر محمود ایاز کو بطور ڈائریکٹر جنرل پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی تعینات کر دیا گیا۔ انہوں نے بھی 21 جولائی 2022 کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ فی الحال اتھارٹی کے روزمرہ معاملات کو دیکھنے کے لئے پروفیسر شہزاد انور (پروفیسر آف یورالوجی) سمز لاہور کو D G PHOTA کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ مستقل DG کی تعیناتی کے لئے مانیٹرنگ اتھارٹی مجاز کمیٹی ہے اور اس کی منظوری کے لئے کیس کیبنٹ کو مورخہ 2022-09-30 کو بھجوایا جا چکا ہے۔

(ب) مستقل ڈائریکٹر جنرل نہ ہونے کے باوجود پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی مکمل طور پر فعال ہے اور ہر طرح سے مریضوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ مختلف

اعضاء کی پیوند کاری کے لئے تقریباً ساٹھ(60) ہسپتال رجسٹرڈ ہیں جبکہ (160) ٹرانسپلانٹ سرجن رجسٹرڈ ہیں جو ان رجسٹرڈ ہسپتالوں میں طبی سہولیات مہیا کر رہے ہیں اور اب تک تقریباً چھ ہزار مریضوں کو مختلف اعضاء کی پیوند کاری کی اجازت دی جا چکی ہے۔ کورونا کی وباء کے باوجود مریضوں کے لئے مختلف اعضاء کی پیوند کاری کے لئے سہولیات کو یقینی بنایا گیا ہے۔ حکومتِ پنجاب کی معاونت سے ٹرانسپلانٹ کے مریضوں کی کورونا کے بچاو کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات کی مہم بھی چلائی گئی۔ جس میں تمام ٹرانسپلانٹ مریضوں کو مفت فائزر (Pfizer) کی ویکسین مہیا کی گئی۔ پیوند کاری سے متعلقہ افراد کی پیشہ ورانہ صلاحیت کو بڑھانے کے لئے یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز (UHS)کے تعاون سے (MCOT) کورس کا اجراء بھی کیا گیا۔ سپیشل مانیٹرنگ یونٹ، چیف منسٹر آفس نے اتھارٹی کی کارکردگی کا تفصیلاً جائزہ لینے کے بعد اس کو تسلی بخش قرار دیا ہے۔ مزید بر آں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اتھارٹی کی فعالیت اور پرفارمنس کے جائزے کے لئے مستعد رہتا ہے۔

(ج) پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی کا بعد از مرگ اعضاء عطیہ کرنے کا منصوبہ تاخیر کا شکار نہیں ہے اور اسکی تعمیر لاہور جنرل ہسپتال میں اختتامی مراحل میں ہے۔ اس سال کے آخر تک اسکی تکمیل ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹی ٹیوٹ(PKLI)، شیخ زید ہسپتال اور پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف نیوروسائنسز(PINS) سے MOUہو چکا ہے۔ جبکہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB)کے تعاون سے Organ Procurement Cell کی ایپ بنائی جارہی ہے۔ تاکہ عطیہ شدہ اعضاء کی فراہمی کو اخلاقی و طبی اصولوں کے تحت یقینی بنایا جاسکے۔ رضاکارانہ طور پر اپنے اعضاء بعدازمرگ عطیہ کرنے کے لئے رجسٹریشن کا آغاز کیا گیا ہے جس میں اب تک دوسو سے زائد افراد کا اندراج ہو چکا ہے۔ صوبے میں مریضوں کی رجسٹریشن کا عمل بھی جاری ہے۔ مزید بر آں تمام متعلقہ ہدایت نامہ کی تیاری بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(د) فیصل آباد سب آفس کو مانیٹرنگ اتھارٹی کی منظوری کے بعد قائم کیا گیا اور تمام ملازمین کی تعیناتی ادارہ کے مجوزہ قوانین کے تحت کی گئی ہے۔ آفس مکمل طور پر فعال ہے اور

مکان نمبر پی 3، لاثانی ٹاؤن، فیصل آباد میں واقع ہے۔ اس آفس سے شہر کے ہسپتالوں کو عمومی اور اعضاء کی بیماری میں مبتلا افراد کو خصوصی فائدہ ہو گا اور اعضاء کی غیر قانونی پیوند کاری کے انسداد کو بھی یقینی بنایا جاسکے گا۔

لاہور سر گنگارام ہسپتال میں مدر اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر کی شروعات، تکمیل اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*7730: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سر گنگارام ہسپتال لاہور میں ماں اور بچے کے پراجیکٹ کے لئے کتنی جگہ مختص کی گئی کتنے حصے میں کتنی بلڈنگ بن چکی ہے اور کتنی جگہ خالی چھوڑی گئی ہے؟

(ب) مذکورہ پراجیکٹ کے لئے کس اخبار میں ٹینڈر دیا گیا اور اس میں کس کس کمپنی نے اپنی کوٹیشن جمع کروائیں تمام کمپنیوں کی جمع کردہ کوٹیشنز کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ پراجیکٹ کب شروع ہوا اور کب مکمل ہو گا اس میں کتنے اپریشن تھیٹرز اور کتنے وارڈز وہ دیگر دفاتر / لیبارٹری بنائی جائیں گئیں۔

(د) مذکورہ پراجیکٹ کے تحت مریضوں کو کون کون سی سہولیات دستیاب ہوں گی اور اس میں میڈیکل، پیرا میڈیکل، نرسز، ڈاکٹرز اور دیگر پوسٹوں کے لئے کتنا سٹاف کب بھرتی کیا جائے گا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سر گنگارام ہسپتال میں ماں اور بچے کے پراجیکٹ کے لئے 22 کنال جگہ مختص کی گئی ہے۔ تقریباً 3/4 حصہ میں 10 منزلہ عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس عمارت کا ایمرجنسی بلاک اکتوبر کے مہینے میں فنکشنل کر دیا جائے گا۔ باقی عمارت میں فنشنگ کا کام شروع ہو چکا ہے۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات C&W ڈیپارٹمنٹ کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق:

اس پراجیکٹ کے لئے روزنامہ دنیا،ایکسپریس اور دی نیشن میں مورخہ 25.01.2020 کو اشتہار دیا گیا۔

اس ٹینڈر کی روشنی میں مندرجہ ذیل کمپنیوں نے کوٹیشن جمع کروائیں:

1۔ میسرز یونی بلڈرز ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ

2۔ میاں بابر کنسٹرکشن کمپنی (SMC) پرائیویٹ لمیٹڈ

3۔ میسرز افتخار اینڈ کمپنی

جمع کردہ کوٹیشنز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ میسرز یونی بلڈرز ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ @4.98٪ BOQ جزئیات پر زیادہ

2۔ میاں بابر کنسٹرکشن کمپنی (SMC) پرائیویٹ لمیٹڈ @4.38٪ BOQ جزئیات پر زیادہ

3۔ میسرز افتخار اینڈ کمپنی @4.60٪ BOQ جزئیات پر زیادہ

لہٰذا سب سے کم اور قابل قبول کوٹیشن میسرز میاں بابر کنسٹرکشن کمپنی کے پائے گئے۔

(ج) یہ پراجیکٹ 25 فروری 2020 کو شروع ہوا اور سرکاری دستاویزات کے مطابق جون 2023 میں مکمل ہو گا مگر وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر صحت پنجاب کی ہدایت کی روشنی میں انشاءاللہ ایمرجنسی بلاک اکتوبر کے مہینے میں فنکشنل کر دیا جائے گا۔ اس میں 13 آپریشن تھیٹر، 21 وارڈز، 4 لیبارٹریز، ڈیوٹی ڈاکٹرز، درس و تدریس اور طبی ریسرچ کے لئے 52 دفاتر بنائے جائیں گے۔

(د) اس پراجیکٹ میں ماں اور بچے کی ایمرجنسی، ایمرجنسی آپریشنز، آئی سی یو، ایچ ڈی یو، 24 انڈکشن بیڈز، 08 لیبر روم، بچوں کی جراحی، نوزائید گان کے لئے 64 بیڈز پر مشتمل نرسری، 13 جدید ترین آپریشن تھیٹرز، بلڈ بنک، جدید لیبارٹریز، ڈیجیٹل ایکسرے، کلر ڈاپلر مشینز، میموگرافی، فارمیسی اور پنجاب کے کسی سرکاری ہسپتال میں پہلی مرتبہ Gynae Oncology، Feto Maternal Medicine، Uro Gynae اور Reproductive Endocrynology & Infertility کی سہولیات میسر ہوں گی۔

محکمہ صحت کی منظور کردہ Yardstick کے مطابق 2644 افراد پر مشتمل میڈیکل، پیرامیڈیکل سٹاف، سینئر رجسٹرار، نرسز اور دیگر سٹاف بھرتی کیا جائے گا۔

میو ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8287: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میو ہسپتال لاہور میں کل کتنے وینٹی لیٹرز کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30 دسمبر 2021 کو مریضہ انور بی بی مذکورہ ہسپتال میں وینٹی لیٹر کی سہولت نہ مل پانے کے باعث انتقال کر گئی؟

(ج) کیا حکومت، ہسپتال ھذا کو مزید وینٹی لیٹر کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل کے ساتھ جواب سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) میو ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹرز کی کُل تعداد 118 ہے۔

(ب) اس معاملے کی تفصیلی انکوائری حکومتِ پنجاب کی طرف سے تشکیل کردہ تین ممبران بورڈ سے بذریعہ نوٹیفکیشن No.SO(GC- I)Misc/2021 مورخہ 31.12.2021 کے تحت عمل میں لائی گئی تھی۔ معزز ممبران درج ذیل ہیں:۔

i۔ پروفیسر ڈاکٹر اسد اسلم خان، ڈائریکٹر جنرل / ایڈ منسٹریٹر پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی، لاہور (کنوینر)۔

ii۔ ڈاکٹر شاہد لطیف ایڈیشنل سیکرٹری ٹیکنیکل ایس ایچ سی اینڈ ایم ای ڈیپارٹمنٹ۔

iii۔ ڈاکٹر مزمل حسین پروفیسر آف اینستھیزیا، ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ، فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی، لاہور۔

انکوائری بورڈ کی رپورٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ مریضہ کا ٹھیک طرح سے علاج معالجہ کیا گیا تھا اور ہسپتال کے عملہ سے کوئی غفلت نہ برتی گئی ہے۔

(ج) ایک سکیم "Purchase of Ventilator for Tertiary Care Hospitals in Punjab" ADP 2022-23 میں شامل کی گئی ہے، جس کے لئے اس مالی سال میں 400 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

لاہور۔ سروسز ہسپتال کے سابقہ ایم ایس کا سائلین اور ڈاکٹر کی خفیہ ریکارڈنگ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8542: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق ایم ایس سروسز ہسپتال لاہور ڈاکٹر احتشام کے جانے کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ ڈاکٹر احتشام مبینہ طور پر سائلین اور ڈاکٹروں کی خفیہ آوازیں ریکارڈ کرتے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم ایس نے اپنے آفس کی کرسیوں کے نیچے خفیہ کیمرے اور مائیک نصب کروا رکھے تھے؟

(ج) کیا محکمہ نے مذکورہ بالا معاملے کی تحقیقات کروائی ہیں تو اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ایم ایس ڈاکٹر احتشام الحق کے آفس میں CCTV کیمرہ لگا ہوا ہے جو کہ مین سرور کے ساتھ اٹیچ ہے مذکورہ کیمرہ صرف فوٹیج بناتا ہے اور اس میں آواز ریکارڈ نہ ہوتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے چنانچہ کارروائی کی بھی ضرورت نہ ہے۔

لاہور شاہدرہ ہسپتال میں کیمرے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*8548: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شاہدرہ ہسپتال لاہور میں کیمرے لگانے کا ٹینڈر اخبار میں کس تاریخ کو شائع کیا گیا اور اس میں کتنے لوگوں نے حصہ لیا مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ٹوٹل کتنے کیمرے لگے ہوئے ہیں کتنے درست حالت میں ہیں اور کتنے کب سے خراب پڑے ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایم ایس شاہدرہ ہسپتال نے اپنے رشتہ داروں کو کیمروں کا ٹینڈر دیا ٹینڈر میں کچھ شقوں کو ختم کیا گیا مذکورہ ایم ایس کے خلاف سیکرٹری ہیلتھ، وزیر اعلیٰ اور دیگر اداروں میں درخواستیں شہری کی طرف سے دی گئیں ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی ٹینڈر دینے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) شاہدرہ ہسپتال لاہور میں کیمرے لگانے کا ٹینڈر اخبار میں مورخہ 2022-01-04 کو روزنامہ نوائے وقت میں شائع کیا گیا جس میں تین کمپنیوں (Lucky Traders, Panazone Business System and Intexco) نے حصہ لیا تھا اور ٹینڈر مورخہ 2022-01-20 کو کمپنیوں کے نمائندوں کے سامنے کھولا گیا

(ب) ہسپتال میں 48 کیمرے 2016 میں نصب کئے گئے تھے جو کہ مارچ 2020 تک ٹھیک چلتے رہے اور اپریل 2020 سے وقتاً فوقتاً خراب ہوتے گئے اور جنوری 2021 تک تمام کے تمام خراب ہو چکے تھے۔

(ج) حصہ لینے والی کسی بھی فرم کا مالک ایم۔ایس شاہدرہ ہسپتال کا رشتہ دار نہیں ہے۔ ٹینڈر کے ساتھ شائع ہونے والی تفصیلات میں کئی شقوں میں ٹیکنیکل غلطی ہونے کی وجہ سے ایم۔ایس شاہدرہ ہسپتال (ڈاکٹر صباحت حبیب خان) نے ٹینڈر کو مورخہ 2022-01-27 کو کینسل کر دیا۔ لہٰذا شہریوں کی طرف سے دی گئی درخواستیں بے بنیاد ہیں۔ مزید بر آں ہسپتال میں نئے کیمرے نصب کرنے کے لئے دوبارہ ٹینڈر پراسس کیا گیا جس میں دو کمپنیوں (Abdullah Electronics and Creative Traders) نے حصہ لیا۔ اور ایم۔ایس گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور (ڈاکٹر صباحت حبیب خان) نے

84 کیمروں کا ٹینڈر مورخہ 21-06-2022 کو عبداللہ الیکٹرونکس کو سب سے کم ریٹ دینے پر ایوارڈ کیا۔ عبداللہ الیکٹرونکس کی طرف سے کیمرے نصب کرنے کا مرحلہ تکمیل کے مراحل میں ہے جو کہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

(د) مندرجہ بالا سوالات اور الزامات بے بنیاد ہیں چونکہ کیمروں کا پہلا ٹینڈر ٹیکنیکل غلطی کی وجہ سے کینسل کر دیا گیا تھا اور کسی بھی فرم یا کمپنی کو ٹھیکہ نہیں دیا گیا لہٰذا سرکاری خزانے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اس لئے کارروائی کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔ کیمروں کا دوسرا ٹینڈر عبداللہ الیکٹرونکس کو سب سے کم ریٹ دینے پر ایوارڈ کیا گیا۔ مذکورہ کمپنی کی طرف سے کیمرے نصب کرنے کا مرحلہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! محترمہ وزیر صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں چند دن پہلے نشتر میڈیکل ہسپتال، ملتان کی چھت سے نعشیں ملی ہیں۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کا
ایک دوسرے کے خلاف شدید نعرے بازی)

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! محترمہ ان نعشوں کا جواب ہی دینا چاہ رہی ہیں آپ اُن کا جواب سُنیں تو سہی لیکن آپ محترمہ کا جواب نہیں سُننا چاہ رہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لے رہے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا توجہ دلاؤ نوٹس dispose of ہوا۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرنے لگے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر گورنمنٹ بزنس Laying of Reports ہیں۔ جی، وزیر پارلیمانی امور!

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ملتان کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker!I lay the Audit Report on the Accounts of City District Government Multan, for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of City District Government Multan, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

2. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of City District Government Faisalabad, for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of City District Government Faisalabad, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پبلک سیکٹر کمپنیز پنجاب (ساؤتھ) کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

3. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

فیصل آباد کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنی کی سروس ڈیلوری پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Special Study on Service Delivery of Faisalabad Cattle Market Management Company, for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Special Study on Service Delivery of Faisalabad Cattle Market Management Company, for the Audit Year 2019-20 has

been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

ملتان ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ملتان کے حسابات پر فرانزک آڈٹ رپورٹ

برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

5. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Forensic Audit Report on the Accounts of Multan Waste Management Company, Multan, for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Forensic Audit Report on the Accounts of Multan Waste Management Company, Multan, for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔

The House is adjourned to meet on Wednesday 26th of October 2022 at 2:00pm.